

فضل کے پہل

نمبر 3515

ایک وعظ

شائع شدہ: جمعرات، 8 جون 1916

بیان کردہ: سی۔ ایچ۔ سپرجین

مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیونگٹن

تاریخ: خداوند کے دن کی شام، 21 جنوری 1872

اُس دن ملک مصر میں پانچ شہر کنعان کی زبان بولیں گے اور ربُ الافواج کی قسم کھائیں گے؛ اُن میں سے ایک کا نام 'ہلاکت' کا شہر 'کہلائے گا۔ اُس دن ملک مصر کے بیچ میں خداوند کے لئے ایک مذبح ہوگا، اور اُس کی سرحد پر خداوند کے لئے ایک ستون کھڑا ہوگا۔ اور وہ ربُ الافواج کے حضور نشان اور گواہی ہوگا، کیونکہ وہ اپنے ظالموں کے سبب سے خداوند کی طرف فریاد کریں گے، اور وہ اُن کے پاس ایک منجی اور عظیم مخلصی دینے والا بھیجے گا، اور وہ انہیں رہائی بخشے گا۔ اور خداوند مصر میں معروف ہوگا، اور مصری اُس دن خداوند کو پہچانیں گے، اور قربانیاں اور ہدیے چڑھائیں گے، بلکہ وہ خداوند کے لئے نذر مانیں گے اور انہیں پورا کریں گے۔

اور خداوند مصر کو مارے گا، وہ مارے گا اور شفا بخشے گا، اور وہ خداوند کی طرف رجوع لائیں گے، اور وہ اُن کی فریاد سننے گا اور انہیں شفا بخشے گا۔ اُس دن مصر سے اسور تک ایک شاہراہ ہوگی، اور اسوری مصر میں آئے گا، اور مصری اسور میں جائیں گے، اور مصری اسوریوں کے ساتھ خداوند کی عبادت کریں گے۔ اُس دن اسرائیل مصر اور اسور کے ساتھ تیسرا ہوگا، بلکہ زمین کے درمیان برکت ہوگا؛ کیونکہ ربُ الافواج انہیں برکت دے گا، فرماتے ہوئے: 'مبارک ہو مصر جو میرا لوگ ہے، اور اسور جو میرے ہاتھوں کی صنعت ہے، اور اسرائیل جو میری میراث ہے۔'

(یسعیاہ 19:25-25)

یہ ایک نہایت حیرت انگیز پیشین گوئی ہے۔ بعض نے کوشش کی ہے کہ اس کی ایسی تفسیر کریں گویا یہ پہلے ہی پوری ہو چکی ہے، لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ تمام کوششیں رائیگاں ہیں۔ یہ وعدہ مستقبل میں کسی وقت پورا ہونے کے لئے قلمبند ہے۔ اُن روشن دنوں میں جن کے ہم میں سے بعض مشتاق ہیں، جب خداوند کی معرفت زمین کو ایسے ڈھانپ لے گی جیسے سمندر پانی سے بھرا ہوتا ہے، تب یہ کلام مصر کے حق میں پورا ہوگا، بلکہ خداوند کی تمجید مصر اور اسور دونوں میں ہوگی، جیسا کہ سرزمین اسرائیل میں ہوگی۔

یہ پیشین گوئی ہمیں بڑے جوش اور سرگرمی کے ساتھ مشنری کام جاری رکھنے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہاں مصر اور اسور کے لئے ایک واضح وعدہ دیا گیا ہے۔ پس مشنری کو خوفزدہ نہ ہونا چاہیے، چاہے ہزاروں برسوں تک خوشخبری کی منادی کا بظاہر کوئی پہل نہ ملے۔ اگر خداوند چھ ہزار سال اور ٹھہرے، بلکہ ساٹھ ہزار سال—اور ممکن ہے وہ ایسا کرے—تب بھی ہمیں اپنی محنت جاری رکھنی ہے، اُس کی آمد کی توقع رکھنی ہے، لیکن اُس کی تاخیر کے سبب اپنے ہاتھ ڈھیلے نہیں چھوڑنے، کیونکہ خداوند نے قسم کھائی ہے کہ تمام جسم اُس کے جلال کو جانے گا۔

اور یقین رکھو کہ زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہوگا جو شیطان کے قبضہ میں رہے۔ یہ سب مسیح کے لئے جیتا جائے گا، اور فی الحقیقت وہ "اپنی جان کی مشقت کو دیکھے گا اور آسودہ ہوگا۔"

یہ نہایت حوصلہ افزا بات ہے کہ مصر کا ذکر کیا گیا ہے۔ تم اسے ایک زیور میں پاتے ہو: "امراء مصر سے نکلیں گے، اور وہ کوش سے نکلیں گے۔" اب میں یقین رکھتا ہوں کہ اس آیت کا حقیقی مطلب یہی ہے۔ تمہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ پیشین گوئی بنی اسرائیل کو دی گئی تھی، اور وہ ایسے دی گئی تھی جیسے بچوں کو علامات اور اشکال کے ذریعے سکھایا جاتا ہے۔ یہ اُن کی زبان میں بیان کی گئی ہے۔ اسی سبب سے یہ مذبحوں، ستونوں، اور ہدیوں کا ذکر کرتی ہے، جنہیں اب روحانی مفہوم میں سمجھنا چاہیے۔

خدا کی کلیسیا اپنی بلوغت کو پہنچ چکی ہے، اور اب وہ مادی مذبحوں اور ظاہری ہدیوں سے دست بردار ہو چکی ہے، کیونکہ اُس کے لیے مسیح ہی واحد مذبح اور واحد کابن ہے، اور دعا و حمد وہ روحانی ہدیہ ہے جو وہ خداوند کے حضور لائے گی۔ میں اس پیشین گوئی کو مختصر الفاظ میں یوں سمجھتا ہوں کہ آخری ایام میں مصر بھی ایمان لائے گا، اور اسور بھی، اور وہاں فضل کے عجائبات ظاہر ہوں گے، اور اس ملک کے لوگ خوشی سے خدا تعالیٰ کی عبادت کریں گے۔

یہ بیان کرنے کے بعد، اب میں اس متن کو ایک اور مقصد کے لیے استعمال کرنے جا رہا ہوں۔ یہاں خدا کے فضل کا ایک حیرت انگیز مظاہرہ ہے، جو مصر کے حق میں اس وعدے میں ظاہر ہوتا ہے۔ میں خدا کے دل کو منکشف ہوتا دیکھتا ہوں۔ میں دیکھتا

ہوں کہ خدا کیا کچھ کرنے والا ہے، نہ صرف مصر کے لیے، بلکہ اوروں کے لیے بھی۔ اور اگرچہ ہمارے پاس کہنے کے لیے بہت کچھ ہے، ہم کوشش کریں گے کہ جتنا مختصر ہو سکے، اس فضل کے مظاہر کو واضح کریں جو خدا بنی آدم میں دکھاتا ہے۔ ہمارا آغاز یوں ہوتا ہے

I

خدا کا فضل اکثر بدترین انسانوں پر آتا ہے

یہ مصر سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اب مصر وہ قوم تھی جو خدا کے دشمنوں کی علامت تھی۔ یہی وہ ملک تھا جس پر بحرِ فُلم میں خدا نے غلبہ پایا، جب فرعون نے کہا، "خداوند کون ہے؟" اور ہم ہمیشہ مصر کو خدا کے دشمنوں کی علامتی قوم سمجھتے ہیں۔ خاص اور بڑے دشمنوں میں سے۔ تاہم، خدا کا فضل مصر پر نازل ہونے کو ہے۔ اور اسی طرح یہ اکثر خدا کے بدترین دشمنوں پر بھی آتا ہے۔ ترسس کا ساول، جو خدا کے مسیح کے خلاف غضب سے بھرا ہوا تھا، ازلی محبت کے ہاتھوں آ ملا، وہ مغلوب ہوا، اُس کا دل نیا کر دیا گیا، اور وہ رسول بنا دیا گیا۔

اور تب سے باربا، انتخابی محبت نے اُن کو چُنا جو مسیح کے خلاف سب سے زیادہ غضبناک تھے، اور روح القدس کی قدرت اُن پر نازل ہوئی، اور شیروں کو بڑے بنا دیا، اور اُنہیں نجات دہندہ کے قدموں میں جھکا دیا۔ پس آئیے، ہم بدترین لوگوں کے لیے امید رکھیں، اور وہ لوگ جو بدترین سمجھے جاتے ہیں، وہ بھی یسوع مسیح کی خوشخبری کے تحت اپنے لیے امید رکھیں۔

مصری اپنی بت پرستی میں خاص طور پر گرے ہوئے لوگ تھے۔ اگر تم برٹش میوزیم جاؤ، تو آج بھی بلیاں، مگر مچھ، اور سُرخ رنگ کا ابو منگل دیکھو گے، جن کی وہ پرستش کیا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں، رومی شاعروں کا یہ طنز تھا کہ مصری اُن خداؤں کی پرستش کرتے تھے، جنہیں وہ اپنے باغات میں اگاتے تھے۔ اُن کے ہاں مقدس بھنورا، مقدس چوہا، اور نہ معلوم کیا کیا تھا۔ اور باوجود اس کے کہ وہ بت پرستی کے سبب نہایت گرے ہوئے تھے، پھر بھی خدا کا فضل اُن پر نازل ہونے کو تھا۔

اور انسان بھی ممکن ہے کہ وہ توہم پرستی میں بہت آگے بڑھ چکا ہو، اُس نے اپنے ہی فہم کو ایسی باتوں پر ایمان لانے کے ذریعے ذلیل کر لیا ہو، اور خود کو توہم پرستی کی گہرائیوں میں جھونک دیا ہو، پھر بھی، اس سب کے باوجود، خدا کا فضل اس تک پہنچ سکتا ہے اور اُسے اوپر اُٹھا سکتا ہے۔

اور مصری سیاسی طور پر بھی پست تھے، کیونکہ نبیوں کی ایک پیشین گوئی میں لکھا ہے کہ "مصر سب قوموں میں سب سے پست ہوگا"، اور پھر بھی، اس لحاظ سے سب سے کم تر ہونے کے باوجود، خدا کا فضل اُن پر آئے گا۔ اوہ! کیسا حیرت انگیز ہے خدا کی حاکمیت کا جلال! شیطان کسی جان کو گناہ میں جتنا بھی سُرخ رنگ سے رنگ دے، مسیح کا خون اُسے برف کی مانند سفید بنا سکتا ہے۔

شیطان مسیح کی چُنی ہوئی بھیڑ کو جتنا بھی غرور کے پہاڑوں پر یا گناہ کے بیابانوں میں دھکیل دے، عظیم چرواہا اُسے ڈھونڈ نکال سکتا ہے اور واپس لا سکتا ہے۔ سب سے زیادہ گرے ہوؤں کے لیے بھی امید ہے۔ اُن کے لیے بھی امید ہے جو مٹی میں لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں، اور جو کیچڑ میں دھنستے جا رہے ہیں۔ خدا کی لامحدود شفقت اُن تک پہنچ سکتی ہے، اور خدا کی ابدی قدرت اُنہیں اوپر اُٹھا سکتی ہے۔

لیکن اس متن میں ایک عجیب بات پائی جاتی ہے، کہ اُس ملک مصر میں (اگر میں متن کو درست طور پر پڑھ رہا ہوں) ایک شہر جو نجات پانے کو تھا، اُس کا نام "ہلاکت کا شہر" تھا۔ وہ اُس نام سے مشہور ہو چکا تھا، اور پھر بھی، ذرا سوچو، خدا نے اُس پر ارحم کی نظر کی

اب، دیہاتوں میں، شہروں میں، اور یقیناً لندن جیسے مقامات میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ہر قسم کی بدکاری اور گناہ میں اس قدر بدنام ہو چکے ہیں کہ وہ صرف شیطان کے بندے کہلانے کے لائق سمجھے جاتے ہیں، اور اگر کوئی اُن کے بارے میں بات کرے تو اُن کے ذہن کی ہولناک حالت اور اُن کے کردار کی پستی پر کوئی شبہ نہ کرے گا۔

اور پھر بھی، کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہیں خداوند نے مسیح یسوع میں نئی مخلوق بنا دیا ہے! میری آنکھوں کے سامنے ایسے کئی چہرے ہیں جو میرے لیے ناقابلِ بیان مسرت کا باعث بنے، جن کے کردار سب پر آشکار تھے، مگر یقیناً قابلِ ستائش نہ تھے۔ وہ اپنے ہم نشینوں کے لیے خوف کی علامت تھے۔ میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جس کے مُکے نے کتنی ہی بار اُس کے مخالفین کو زمین پر گرا دیا تھا، جس کی لعنتیں، گالیاں، اور آدھی رات کے گیت جب وہ مے نوشی میں بدمست ہوتا، پورے گاؤں کو لرزا دیتے تھے۔

لیکن جب آخر کار خوشخبری نے اُسے توڑ دیا، تو وہ کیسا فروتن بچہ بن گیا! جب یسوع مسیح نے اُس کی جان کو نیا کر دیا تو اُس کا انداز کتنا بدلا ہوا اور پُرسکون تھا—کچھ ایسا ہی جیسے جان بنیان جو مے نوشی اور سبت شکنی میں مشہور تھا، مگر جب اُس نے اپنے نجات دہندہ کے قدموں میں جھک کر اپنے گناہوں کی معافی پائی، تو وہ کیسا مقدس انسان بن گیا

ہمیں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ "ہمارے بچے امید افزا ہیں، اور خدا اُنہیں بچائے گا، مگر ہم یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ گرے اور ذلیل لوگوں پر نظر کرے گا۔" آہ! یہ فریسیوں کا طرز فکر ہے جو ہمیں یوں کہنے پر مجبور کرتا ہے۔ خوشخبری نے اپنے سب سے روشن جوابرات بدکاری کے سب سے گہرے غاروں میں پائے ہیں۔

لے جاؤ، لے جاؤ اُس کو اُن اندھیری کھائیوں میں، جہاں سیلابی ایسی محسوس ہوتی ہے گویا چھوٹی جا سکتی ہے، اور جو موت کے سایہ کی مانند پھیلی ہوئی ہے—اُس لازوال مشعل کو بلند رکھو جسے خود رب قدوس نے روشن کیا ہے، اور تم اُس کے نور میں کچھ قیمتی لوگ دریافت کرو گے جو مسیح کے خون سے خریدے گئے ہیں، جو اُس کے فضل کے جلال کی تمجید کے لیے ہوں گے۔

ایک کا نام ہلاکت کا شہر ہوگا، لیکن خداوند یوں فرماتا ہے، میں نے اُسے ربائی بخشی ہے، میں اُسے اپنے نام کی خاطر بچاؤں گا۔

اب، یہ ہر ایک سامع کے لیے نہایت حوصلہ افزا ہونا چاہیے، کیونکہ جہاں بدترین گنہگاروں کے لیے رحمت کا اعلان ہو، وہاں ہر قسم کے گنہگار کے لیے امید موجود ہے کہ وہ فروتنی سے آسمانی باپ کے حضور آئے، یسوع کے قیمتی خون کا واسطہ دے، اور زندگی اور سلامتی حاصل کرے۔

خدا ہمیں اپنے نام کی خاطر وہاں لے آئے! آمین۔

۔ خدا کا فضل ایک نجات دہندہ بھیجتا ہے ۱۱

یہ بھی ملاحظہ کرو کہ وہ یہ فرماتا ہے، "ایک عظیم ہوگا، اور وہ اُنہیں ربائی بخشے گا۔" اے عزیز دوستو، تم سب جانتے ہو کہ میں کیا کہنے والا ہوں، لیکن اگرچہ تم جانتے ہو، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی قصہ تمہاری روح کو اُس قدیم اور لازوال کہانی سے زیادہ مسرور نہیں کر سکتا جو نجات دہندہ کی کہانی ہے۔

وہ جو ہمیں بچانے آیا ہے، یسوع، خدا کا بیٹا ہے، تاکہ ہمیں گناہ کے ہر داغ سے مخلصی دے، تاکہ ہمیں گناہ کی طرف جھکاؤ سے بچائے، ہماری بری عادتوں کے زور سے ربائی بخشے، اور شیطان کے فریب سے نجات دے۔ وہ ہمیں ابدی موت سے بچانے آیا ہے، اُنے والے قہر سے محفوظ رکھنے آیا ہے۔ خدا نے ہمیں ایک نجات دہندہ بھیجا ہے۔ ہم خود کو نہیں بچا سکتے تھے، مگر ایک آیا ہے جو بچا سکتا ہے۔

متن میں کہا گیا ہے کہ نجات دہندہ ایک عظیم ہوگا۔ آہ! مجھے ایک عظیم نجات دہندہ کی ضرورت تھی۔ ایک چھوٹا نجات دہندہ میرے کام نہ آتا، کیونکہ میرے عظیم گناہ کے لیے عظیم کفارہ چاہیے تھا، اور میرے سخت دل کے لیے بڑی رحمت درکار تھی جو اُسے نرم کر سکے۔

اور وہ جو ہمیں بچانے آیا، وہ خود خدا ہے—یسوع—خدا سے کم کچھ نہیں—جو خدا کے برابر ہونے کو لوٹ کا مال نہ سمجھا۔ وہ اپنی ذات میں عظیم ہے، کیونکہ وہ خدا ہے، لامحدود، قادر مطلق۔ وہ اپنے کام میں بھی عظیم ہے۔

اُسے صلیب پر دیکھو، یہ خدا کا بیٹا ہے جو گنہگاروں کے لیے اپنی جان بہا رہا ہے تاکہ وہ اُس کی موت کے وسیلہ سے زندگی پائیں۔ ایسے قربانی میں بے حد قدر ہونی چاہیے۔ میں کبھی محدود کفارہ پر یقین کرنے کی جرأت نہ کروں گا۔ وہ جو صلیب پر قربان ہوا، جو حقیقی خدا تھا اور حقیقی انسان بھی—اُس کے کفارہ کی قدر پر کوئی حد نہیں باندھی جا سکتی۔

اے محبوبو! یہ ایک عظیم نجات دہندہ ہے جسے خدا نے دیا۔ اور اب جب وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہے، وہ خدا کے حضور ہماری شفاعت کے لیے کھڑا ہے، اور یہ کوئی معمولی شفاعت نہیں—کوئی ایسی شفاعت نہیں جو رد کی جا سکے یا مؤخر ہو سکے۔ وہ اختیار کے ساتھ اپنے باپ کے تخت کے سامنے التجا کرتا ہے، اپنے زخموں کی نشاندہی کرتا ہے، اور باپ کا دل ہمیشہ بیٹے کی شفاعت کے آگے جھک جاتا ہے۔ تمہارے پاس ایک عظیم نجات دہندہ ہے، کیونکہ وہ ایک عظیم شفیع ہے۔

اور اس کے علاوہ، ساری قدرت اُسی کے ہاتھ میں ہے، موت اور جہنم کی کنجیاں اُس کے کمر بند سے بندھی ہیں، اور سلطنت اُس کے کندھوں پر ہوگی، اور اُس کا نام عجیب، مشیر، قادر مطلق خدا کہلانے گا۔

آہ! کیا نجات دہندہ ہے جو ہمارے پاس ہے! کیا ہم اُس پر شک کرنے کی ہمت کر سکتے ہیں؟ جب ہم خود کو اُس پر ڈال دیتے ہیں، تو کیا ہمارے سب خوف ختم نہیں ہو جاتے؟ کیونکہ یسوع قادر ہے کہ نجات دے۔

اور یہ کیسا شاندار کلام ہے متن میں—"ایک نجات دہندہ، اور وہ عظیم ہوگا، اور وہ اُنہیں ربائی بخشے گا!" خُدا نے مسیح کو بے نتیجہ نہیں بھیجا۔ یسوع یہاں یوں نہیں آیا کہ شاید کچھ لوگ بچ جائیں—یا صرف انسانوں کو قابلِ نجات بنانے کے لیے—بلکہ وہ اُن سب کو بچائے گا جن کے لیے آیا تھا۔ وہ جن پر اُس کی ازلی محبت کی نظر تھی، جن کے لیے اُس نے اپنے قیمتی خون کے قطرے بہائے—اُنہیں وہ اپنے زور اور بازو سے شیطان کے چنگل سے چھڑائے گا، کیونکہ اُس نے اپنے دل کے خون سے اُنہیں مول لیا ہے۔

"وہ اُنہیں ربائی بخشے گا۔"

اے یسوع پر بھروسہ رکھنے والو! اس وعدے کو مضبوطی سے تھام لو۔ خُدا کی روح اِسے تمہارے دلوں میں راسخ کرے۔ "وہ اُنہیں ربائی بخشے گا" ہر آزمائش سے، ہر مصیبت سے، ہر دُکھ سے، خود موت سے بھی۔

اب ان دونوں نکات کو یکجا کرو۔ ہم نے بیان کیا کہ خُدا کا فضل سب سے بڑے گناہگاروں تک پہنچتا ہے، اور وہ اُن کے لیے ایک نجات دہندہ لاتا ہے، اور وہ بھی ایک عظیم۔ میں نے تمہارے سامنے خُدا کے دل کی کچھ جھلک اُس کی عظیم شفقت میں... کھولی ہے۔ مگر ہمیں آگے بڑھنا ہوگا۔ کیونکہ جہاں خُدا کا فضل آتا ہے، وہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ

III.

یہ آدمیوں کی زبان کو بدل دیتا ہے۔

اٹھارہویں آیت کی طرف رجوع کرو: "اُس دن مصر کے ملک میں پانچ شہر کنعان کی زبان بولیں گے"—جس کا روحانی مفہوم یہ ہے کہ خدا کا فضل آدمیوں کو وہ مقدس اور پاکیزہ زبان عطا کرے گا جو خدا کے فرزند کی پہچان ہے۔

اے عزیز سامع، اگر خدا کا فضل تجھ سے ملاقات کرے، تو تیرے دوست، سب کے سب، تیری گفتگو سے جان لیں گے۔ وہ شخص جو بغیر قسم کے بات نہ کر سکتا تھا، اب اس کے لبوں پر قسم نہ ہوگی۔ جب وہ بولتا تھا، تو اپنے نفس پر فخر اور گھمنڈ کے ساتھ بات کرتا تھا، لیکن اب! تُو اسے پہچان نہ سکے گا، کیونکہ وہ کس قدر فروتنی اور نرمی سے کلام کرے گا، اور جب اپنے بارے میں بولے گا، تو آنکھوں میں آنسو ہوں گے، اس پر افسوس کرتے ہوئے کہ وہ کیا تھا اور اب خدا کے فضل نے اس کے ساتھ کیا کر دیا ہے۔

پہلے اُس کی زبان بے حیائی اور ناپاکی کی باتوں میں آلودہ تھی، لیکن اب وہ ایسی باتیں سننا بھی نہیں چاہتا، چہ جائیکہ ان کا ذکر کرے، کیونکہ مسیحی کے لیے یہ شرم کی بات ہے کہ وہ ان چیزوں کو زبان پر لائے جو بہت سے لوگ پوشیدگی میں کرتے ہیں۔

خدا کا فضل جلد ہی آدمی کے منہ کو دھو دیتا ہے۔ اُس کی بیوی جان لے گی، اُس کے بچے جان لیں گے، اُس کے ہم خدمت جان لیں گے، اور اگرچہ بعض اُسے بے وقوف سمجھیں گے کہ اب وہ جس انداز میں بات کرتا ہے، اس میں کیسا فرق آ گیا ہے—حالانکہ وہ مسیحیوں کی نقالی نہیں کرتا، اور نہ ریاکار ہے، لیکن اُس کے لہجے اور گفتگو میں ایسا کچھ ہوگا کہ لوگ کہہ اٹھیں "گے"، تُو بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا، کیونکہ تیری زبان تجھے ظاہر کرتی ہے۔

اے کاش! یہ بڑی رحمت ہوتی اگر خدا لندن میں بعض لوگوں کی گفتگو کو بدل دیتا! حتیٰ کہ ہمارے گلیوں کے لڑکے بھی بعض اوقات ایسی باتیں کرتے ہیں جو خون کو جما دینے کے لیے کافی ہیں۔ ناپاک الفاظ ہمارے بازاروں اور ہر جگہ عام ہو چکے ہیں۔ اے قادرِ مطلق فضل، اے اور ان پر اپنی برکت نازل کر، تاکہ وہ بابل اور بلیعال کی زبان نہ بولیں، بلکہ کنعان کی زبان میں کلام کریں، کیونکہ خدا انہیں ایک پاکیزہ زبان عطا کرے گا۔

جب تُو ان لوگوں کو جو پہلے لعنت کرتے تھے دعا کرتے دیکھے گا، جب تُو ان لوگوں کو جو کفر بکتے تھے حمد کے نغمے گاتے سنے گا، اور جب محنت کش آدمی کے گھر سے جھگڑوں کی آواز کے بجائے حمد کا گیت بلند ہوگا، تب وہ قول پورا ہوگا "جو لکھا ہے"، "اُس دن پانچ شہر کنعان کی زبان بولیں گے اور رب الافواج کے نام کی قسم کھائیں گے۔"

لیکن مجھے آگے بڑھنا ہوگا۔ جہاں خدا کا فضل آتا ہے

IV.

یہ آدمیوں کو مقدس خدمت پر لگا دیتا ہے۔

"ملک مصر کے بیچ میں خداوند کے لیے ایک قربان گاہ ہوگی، اور اُس کی سرحد پر خداوند کے لیے ایک ستون کھڑا ہوگا۔"

جب آدمی گناہ میں پڑا ہوتا ہے، تو وہ یا تو اپنی ذات کی پرستش کرتا ہے، یا اپنی خواہشات اور شیطان کی خدمت بجا لاتا ہے، لیکن جب خدا کا فضل آتا ہے، تو وہ فوراً خدا کی خدمت میں لگ جاتا ہے اور اُس کا بندہ بن جاتا ہے۔

میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایسے گھرانے ہیں جن میں اب خدا کے لیے ایک قربان گاہ ہے خاندانی قربان گاہ—ایسی جگہوں پر جہاں پہلے اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

میں ان لوگوں کو بھی جانتا ہوں جو آج کے دن اپنے مال و دولت میں سے خدا کے لیے دیتے ہیں، حالانکہ دو یا تین سال پہلے تک وہ اس عمل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ وہ کہتے کہ یہ سراسر پیسے کا ضیاع ہے کہ خدا تعالیٰ کے کام کے لیے کچھ دیا جائے۔

ایسے بھی ہیں جو سبت کے سکولوں میں تعلیم دیتے ہیں، اور آرام کے دن کو شاید اپنے ہفتے کے سب سے زیادہ مشقت والے دن کے طور پر گزارتے ہیں، اور وہ بھی خوشی کے ساتھ! جبکہ پہلے وہ اس بات پر ہنسا کرتے تھے کہ ان سے ایسی کوئی خدمت لی جائے گی۔

لیکن جب خدا انسان کے دل کو حاصل کر لیتا ہے، اور اُس کے گناہوں کو دھو ڈالتا ہے، تو وہ اُسے اپنی خدمت میں لے آتا ہے، اور جو کبھی شیطان کے سب سے بڑے غلام ہوتے تھے، وہی سب سے زیادہ شوق و محبت کے ساتھ خدا کی خدمت بجا لانے والے بن جاتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں؟ میں یہاں موجود بہت سے لوگوں سے پوچھتا ہوں—کیا یہ اب تمہاری خوشی نہیں کہ تم خداوند یسوع مسیح کے لیے جو کچھ کر سکتے ہو، کرو؟

شاید تم کہو، "ہاں"، مگر ساتھ ہی تمہیں یہ بھی محسوس ہو کہ "میں اتنا نہیں کرتا جتنا مجھے کرنا چاہیے، اور نہ اتنا جتنا مجھ پر فرض ہے۔"

یہی احساس میں نے بھی پایا، اور میں بھی تمہارے ساتھ وہی اقرار کرتا ہوں۔

لیکن اے بھائیو اور بہنو! اسے محض ایک اعتراف تک محدود نہ رہنے دو! آؤ جاگ اٹھیں اور زیادہ محنت کریں، کیونکہ وہ محبت جس نے ہمیں بچایا، اور جس نے ہمیں اتنی قیمت سے خرید لیا، اُسے اتنی قلیل خدمت کے ساتھ لوٹایا نہیں جانا چاہیے جیسا کہ ہم نے کیا ہے۔

آؤ دعا کریں کہ خدا کا فضل ہمیں عطا ہو، تاکہ ہمارے اپنے دلوں میں ایک قربان گاہ ہو، اور ہم خود قربانی بنیں—تاکہ ہماری پوری زندگی خدا کے لیے وقف ہو جائے۔

اے کاش! ہماری عام پوشاکیں کہانت کے لباس کی مانند ہو جائیں، اور ہماری روزمرہ کی غذائیں مقدس رسوم کی مانند بن جائیں، اور ہم خود خدا کے لیے کہن بنیں، ہماری ساری زندگی ایک زبور ہو، اور ہمارا پورا وجود خدا کے برتر کے لیے ایک حمدیہ!

جہاں خدا کا فضل قدرت کے ساتھ آتا ہے، وہاں بدترین آدمی بہترین بن جاتا ہے، اور سب سے ادنیٰ خدا کے لیے حقیقی خادم بن جاتا ہے۔

"کیا یہ ممکن ہے؟"

"کوئی پوچھے گا،" کیا میں کبھی خدا کا بندہ بن سکتا ہوں؟
:آہ! ہاں، سنو! آسمان کا نغمہ کیا کہتا ہے

ہم نے اپنے جامے دھو لیے ہیں" پس انہیں دھونے کی ضرورت تھی" اور برہ کے خون میں سفید کر لیے ہیں۔ جلال ہو اُس پر" جس نے ہمیں اپنے خدا کے لیے بادشاہ اور کاہن بنایا

V.

یہ آدمیوں کو دعا کرنا سکھاتا ہے۔

"ہم بیسویں آیت میں پڑھتے ہیں: "وہ ظالموں کے سبب سے خُداوند سے فریاد کریں گے۔

یہ ایسی دعا ہے جو صرف خُدا ہی ہمیں سکھا سکتا ہے۔
کوئی آسانی سے کسی دعا کا ایک طے شدہ طریقہ سیکھ سکتا ہے، یا کسی کتاب سے پڑھ سکتا ہے، لیکن وہ دعا جو حقیقی طور پر "فریاد" کہلانے جانے کے لائق ہو، وہ فقط فضل کا ثمرہ ہے۔

فریاد دکھ کی قدرتی صدا ہے۔
فریاد میں کوئی ریاکاری نہیں ہوتی۔
جب کوئی سخت بیمار ہو اور مرنے کے قریب ہو، اور کرب و بے قراری میں فریاد کرے، تو وہ ایک ستائے ہوئے دل کی سچی صدا ہوتی ہے۔
خُدا ہمیشہ اپنے فرزندوں کو ایسی ہی دعائیں کرنا سکھاتا ہے۔

!اور آہ! کس قدر شیرینی ہے اُن دعاؤں میں جو نجات یافتہ رُوحیں کرتی ہیں
فرشتوں کے نغموں کے بعد، میرے خیال میں نوایمان یافتہ ایمانداروں کی دعائیں سب سے شیریں آوازوں میں سے ہیں جو ہمارے کانوں تک پہنچتی ہیں۔
جب ہم ایک عرصے تک ایمان کا اقرار کرتے رہتے ہیں، تو ہم بسا اوقات ایسی بناوٹی اور رسمی دعاؤں میں پڑ جاتے ہیں جن میں الفاظ کی بھرمار ہوتی ہے، مگر روح کی تڑپ نہیں ہوتی۔
اور جن کے پاس فضل سے زیادہ نعمتیں ہوتی ہیں، وہ دعا کے وقت محض الفاظ، الفاظ، الفاظ میں وقت گزار دیتے ہیں۔

لیکن آہ! کیسی خوشی سے میرا دل اُچھل پڑتا ہے جب میں ایک فریاد سنتا ہوں

"اے خُدا! مجھ گناہگار پر رحم کر"

یا جب کوئی رُوح، جو آنے والے غضب کے خوف سے پھٹنے کو تیار ہے، چلاتی ہے

"اے یسوع خُداوند! مجھ پر رحم کر"

یا جب کوئی دل جو ابھی ابھی یسوع کو پایا ہو، اُس بے انتہا رحمت کی تعریف اور بڑائی کرتا ہے جس نے اُس کے گناہ مٹا دیے ہیں۔

،مسیح کفر بکنے والے کو بھی دعا کرنا سکھا سکتا ہے،
وہ ناپاک گفتار کو اپنے مکتب میں لے جا سکتا ہے، اور اُنہیں فریاد کرنا سکھا سکتا ہے۔
—اور جو کام ملک کے تمام پادری اور خادم مل کر بھی نہیں کر سکتے—یعنی کسی آدمی کو ایک سچی دعا کرنا سکھانا وہی کام رُوح القدس اس جہاں کے ذلیل ترین اور پست ترین لوگوں میں کر سکتا ہے، جب وہ اپنے فضل سے اُن پر کام کرتا ہے۔

فضل کے عجائبات خُدا ہی کے ہیں

وہ جو ہمیں دعا کرنا سکھاتا ہے، وہی ہمیں جلال میں اُس کی حمد کرنا بھی سکھائے گا۔
وہ رُوح جو خلوص سے اپنی آرزوؤں کو خُدا کے حضور بیان کرتی ہے
وہ ایک دن کروبیوں اور سرفیمیوں کے ساتھ ابدی تخت کے آگے نغمہ سرا ہوگی

لیکن مجھے جلدی کرنی چاہیے۔
جہاں فضل آتا ہے

VI.

یہ آدمیوں کو تعلیم دیتا ہے۔

"ہم اگلی آیت سے یہ سیکھتے ہیں: "اور خُداوند مصر میں جانا جائے گا، اور اُس دن مصری خُداوند کو پہچانیں گے۔

یہ ایک نہایت سنگین بدی ہے کہ بہت سے سنانے والے خُدا کی باتوں سے بالکل بے خبر ہیں
لیکن یہ کتنی خوشگوار بات ہے کہ رُوح القدس کیسی شیرینی کے ساتھ تعلیم دے سکتا ہے

حال ہی میں میں نے بعض ایسے لوگوں سے بات کی جنہیں خُدا نے گذشتہ چند ہفتوں میں اپنے فضل سے بُلایا
اور میں حیران رہ گیا کہ باوجود اس کے کہ وہ کبھی بائبل کے قاری نہ تھے
اور نہ ہی اپنے بچپن میں کوئی دینی تعلیم پائی تھی
جب خُدا کے فضل نے انہیں ان کے گناہ دکھائے
تو یہ پورے طور پر کیے
اور جب اُس نے انہیں نجات دہندہ دکھایا
تو عجیب شان سے دکھایا
یہاں تک کہ جب وہ بائبل پڑھنے لگے
تو نہ انہیں اُس کو سمجھنے میں دشواری ہوئی
اور نہ ہی اُسے مسرت کے ساتھ قبول کرنے میں
بلکہ بعض تو تھوڑے ہی عرصے میں خُدا کی بادشاہی کی باتوں میں بڑے تعلیم یافتہ ہو گئے۔

!کوئی اُستاد رُوح القدس کی مانند نہیں
"تیرے سب فرزند خُداوند کے سکھانے ہوئے ہوں گے"
اور جب وہ سکھاتا ہے
تو وہ حقیقت میں سکھاتا ہے۔

اگر آدمی کو تمام دُنیاوی علم حاصل ہو
مگر وہ اپنے خُدا کو نہ جانے
تو اُسے اس علم سے کیا فائدہ؟
لیکن جہاں فضل آتا ہے
وہاں انسان خُدا کے لیے اجنبی نہیں رہتا
بلکہ وہ باپ، بیٹے اور رُوح القدس کو جاننے لگتا ہے۔

اُسے باپ کو جاننا ہی ہوگا
کیونکہ وہ اُس کا فرزند بن چکا ہے۔

اُسے بیٹے کو جاننا ہی ہوگا
کیونکہ وہی اُس کا واحد سہارا ہے۔

اُسے رُوح القدس کو جاننا ہی ہوگا
کیونکہ وہی اُس میں بسا ہے
اور اُسے نیا کر چکا ہے۔

!آہ! کاش خُدا آج رات کچھ نئے شاگردوں کو اپنے مکتب میں لے لے
"یہ نہ کہو،" میں غریب اور ان پڑھ ہوں۔
اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟
اگر خُداوند خود تمہیں سکھائے
!تو تم ایک لائق شاگرد بن جاؤ گے

ہم محض تمہارے کانوں کو سکھا سکتے ہیں
لیکن وہ تمہارے دلوں کو تعلیم دے سکتا ہے۔
ہم محض کتاب میں نقل لکھ سکتے ہیں
لیکن وہ اُسے تمہاری روح کے گوشتین تختیوں پر لکھ سکتا ہے۔

!کبھی آسمانی باتوں میں تعلیم یافتہ ہونے کی اُمید مت چھوڑو
خُداوند بڑی مہربانی سے تمہیں سکھا سکتا ہے
اور اگر آج رات وہ تمہیں اُس عظیم نجات دہندہ کو قبول کرنے کے لیے بُلانے

،تو وہی خدائی تعلیم کا آغاز ہوگا
،جو آخر کار تمہیں مسیح میں کامل بنائے گا
اور تمہیں اُس کے جلال میں داخل کرے گا۔

میں چاہتا ہوں کہ تم ایک اور بات پر غور کرو
جہاں خدا کا فضل کسی انسان کے دل میں آتا ہے

۷. یہ مصیبت کو بھی برکت بنا دیتا ہے۔

:بائبل میں ہم بائیسویں آیت پڑھتے ہیں

—خُداوند مصر کو مارے گا—یہاں مصیبت ہے"
—وہ مارے گا—یہاں پھر مصیبت ہے"
—اور اُسے شفا بخشے گا—یہاں رحم ہے"
"اور وہ خُداوند کی طرف رجوع کریں گے، اور وہ اُن کی منت سننے گا اور اُنہیں شفا بخشے گا۔"

،ایک بے دین شخص جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے
،تو اُس کے پاس سنبھالنے کے لیے کچھ نہیں ہوتا
اور اُس کی مصیبت سے کوئی بھلائی نہیں نکلتی۔
،لیکن جب دل نیا کیا جائے
،اور جب آدمی نجات دہندہ کو قبول کرے
،تو شاید اُس کی سب سے بڑی نعمتیں وہی ہوں
جو برکت کے پردے میں چھپی ہوئی مصیبتیں ہیں۔

—میں نے حال ہی میں ایک کہانی پڑھی
یہ ایک شہری مبلغ کے ساتھ پیش آیا واقعہ تھا۔
،وہ ایک رات لنکنز ان فیلڈز میں منادی کر رہا تھا
—اور وہاں ایک شخص تھا
،ایک نہایت بوڑھا شخص
،جس کی بیوی فوت ہو چکی تھی
اور وہ ایک ماندگی کے گوشے میں تنہا رہتا تھا۔
،اُس کے پاس پہننے کے لیے بمشکل کوئی کپڑا تھا
،اور وہ تقریباً بھوک سے مر رہا تھا
،اور خودکشی کرنے جا رہا تھا
،لیکن تجسس کے باعث
،وہ انجیل کی منادی سننے کے لیے رُک گیا
اور یہی اُس کی نجات کا سبب بن گیا۔

یہ معلوم ہوا کہ وہ ایک زمانے میں
،ایک لاکھ پاؤنڈ کا مالک تھا
،اور ایک نامور تاجر تھا
،لیکن ایک نادان سرمایہ کاری میں سب کچھ گنوا بیٹھا
اور دولتمندی کی بلندیوں سے
،انتہائی غربت کی پستیوں میں جا پہنچا
یہاں تک کہ بڑھاپے کی انتہا میں
اُس نے مسیح کو پا لیا۔

،مبلغ نے اُس کے لیے کچھ دوست ڈھونڈے
جنہوں نے اُسے اتنا کچھ دیا

— کہ وہ بمشکل جسم و جان کا رشتہ برقرار رکھ سکے
 ،محض ایک سادہ روٹی کا ٹکڑا
 — ایک نہایت معمولی، تنہائی کے کمرے میں
 لیکن وہ کہتا تھا کہ
 ،اب جبکہ اُس نے خُداوند کو پا لیا
 ،تو شاید وہ اُسے کبھی نہ پاتا
 ،اگر وہ اپنی ساری دولت نہ گنوا بیٹھتا
 اور وہ اپنی بدترین محتاجی کو
 اپنی زندگی کی سب سے بڑی برکت مانتا تھا۔
 کیونکہ وہ کہتا تھا کہ
 ،جب وہ دولت مند تھا
 ،تو اُس نے ہمیشہ انجیل کو حقیر جانا
 ،اور مکمل طور پر ایک دہریہ اور بے ایمان تھا
 ،لیکن جب اُسے انتہائی پستی میں لایا گیا
 ،تو مسیح نے اُسے ڈھونڈ نکالا
 اور اب وہ اپنی صلیب کے ساتھ
 ،اُتنی ہی مسرت رکھتا ہے
 جتنی کبھی اپنی دولت کے ساتھ نہیں رکھی تھی۔

،آہ! اگر خُدا کا فضل تمہارے دل میں ہو
 تو ٹوٹے ہوئے اعضا بھی تمہارے لیے برکت بن جائیں گے۔
 ،وہ لمبی تجارتی مندی
 ،جس نے تمہیں اتنا نیچا کر دیا تھا
 اب بالکل مختلف نظر اُنے گی۔
 ،شاید تمہارا حصہ اب بہت پست ہو
 ،اور تمہاری محنت سخت
 لیکن خُدا کا فضل
 ،ان سب تاریکیوں کو ایسی روشنی بخشے گا
 ،کہ تم یہاں تک کہ مصیبتوں میں بھی فخر کرنا سیکھو گے
 اور خُداوند کو برکت دو گے
 ،کہ اُس نے تمہیں اپنے لیے اجنبی نہیں چھوڑا
 ،بلکہ اپنا فرزند بنایا
 — اور اسی لیے تمہیں اپنی چھڑی کا احساس بھی دلایا
 ،کیونکہ کون سا بیٹا ایسا ہے
 جسے اُس کا باپ تنبیہ نہ کرے؟

،اے پیارے لوگو
 کتنی بڑی نعمت ہے
 ،کہ خُدا کا فضل ہمارے ساتھ ہو
 کیونکہ یہ ناموافق حالات کو
 ،حقیقی کامیابی میں بدل دیتا ہے
 اور ہمارے نقصانوں کو
 ہماری دائمی منفعت بنا دیتا ہے

،اور آخر میں
 خُدا کے فضل کے متعلق
 ایک اور بات پر غور کر

VIII.

یہ انسانوں کے باہمی تعلقات کو بدل دیتا ہے۔

ہم بائیسویں آیت میں پڑھتے ہیں

اُس دن مصر سے اسور تک ایک شاہراہ ہو گی، اور اسوری مصر میں آئیں گے، اور مصری اسور میں، اور مصری اسوریوں "کے ساتھ خدمت کریں گے۔"

،اب مصر اور اسور ہمیشہ سے ایک دوسرے کے دشمن تھے
وہ ہمیشہ جنگ میں رہتے تھے۔
نسل در نسل اُن کے درمیان خونریز عداوت اور جنگ جاری تھی
،لیکن جب خُدا کا فضل دونوں پر نازل ہو گا
تو پھر کوئی جنگ نہ رہے گی۔
،مصری اسوریوں کے پاس جائیں گے
،اور اسوری مصریوں کے پاس آئیں گے
اور وہ دونوں باہم مل کر
خُداوند کی خدمت کریں گے۔

کیا تم نے کبھی ایسا واقعہ نہیں دیکھا؟
،دو بھائی آپس میں دشمنی رکھتے تھے
اور ایک دوسرے سے کلام نہ کرتے تھے۔
،اُن میں سے ایک کو خُدا کے فضل نے نجات دی
،اور اُس نے دل میں سوچا
"آہ! کاش میرا بھائی یوحنا بھی تبدیل ہو جائے"
اُس کا دل چاہتا تھا
،کہ وہ اپنے بھائی کے گلے لگ جائے
سب کچھ بھلا دے، اور پھر سے دوست بن جائے۔

،اور اسی دوران
،یوحنا نے کہیں اور انجیل کا پیغام سنا
،اور اُس کی جان نجات پا گئی
،تو وہ بھی اپنے بھائی کو ڈھونڈنے نکل کھڑا ہوا
،اور جب وہ دونوں ملے
،تو اُن کے درمیان صلح ہو گئی
،اور جو خاندان پہلے ایک دوسرے سے دُور تھے
وہ محبت کے بندھن میں جڑ گئے۔

آہ! انجیل کتنی جلدی دیواروں کو گرا دیتی ہے
،اگر تم کسی سے بیر رکھتے ہو
،اور کہہ سکتے ہو
"میں اُس سے کبھی بات نہ کروں گا"
تو میں تمہارے مذہب کی ایک کوڑی بھی قیمت نہ لگاؤں گا۔
،اُس دن جب تم خُدا کے حضور کھڑے ہو گے
تو کیسے اُس سے رحم کی اُمید رکھو گے؟

دراصل، سچا فضل ہمیں
،ویسے ہی معاف کرنا سکھاتا ہے
جیسے ہمیں معاف کیا گیا ہے۔
یہ اُن لوگوں کے درمیان

محبت کے راستے قائم کر دیتا ہے،
جو مدتوں تک ایک دوسرے کے دشمن رہے ہوں۔

،اگر آج یہاں کوئی ایسا ہے،
جو ایک مدت سے کسی کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے
تو سن لے کہ
محض ایک ہی طریقہ ہے
—جو سچی اور دائمی محبت قائم کر سکتا ہے
وہ یہ کہ
تم دونوں یسوع مسیح سے محبت کرنے لگو۔
،اگر تم کہیں اور نہیں مل سکتے
تو صلیب کے نیچے ضرور ملو گے۔
ایک ہی نجات دہندہ تمہیں
ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دے گا۔
جب تم دونوں
،اُسی خون سے خریدے گئے ہو
،اور اُسی الہی زندگی سے معمور ہو
،تو تم ایک ہی روحانی بدن کے اعضا بن جاؤ گے
اور تم ایک دوسرے سے محبت کیے بغیر
رہ نہیں سکو گے۔

آہ! کاش خُدا
،دنیا بھر میں قوموں کے درمیان جنگوں کو ختم کر دے
اور تمام انسانوں کے درمیان
!دشمنی اور جھگڑوں کو مٹا دے
،یہ کاروبار سے نہیں ہو گا
،یہ سیاست سے بھی نہیں ہو گا
،نہ کسی انسانی تدبیر سے
،بلکہ اگر انجیل پھیلتی ہے
،اگر خُدا مصر کو بدل دے
،اور اسور کو بدل دے
،تو پھر مصر کو اسور کے خلاف جنگ کا کوئی شوق نہ ہو گا
،اور نہ اسور کو مصر کے خلاف
بلکہ وہ دونوں
خُداوند یسوع مسیح میں ایک ہو جائیں گے۔

!فضل کے عجائبات! فضل کے عجائبات
،کہ جو ایک دوسرے سے نفرت کرتے تھے
،وہ محبت کرنے لگیں
اور دشمن دوست بن جائیں

اور اب، ہم ان آخری الفاظ کے ساتھ
اپنی بات ختم کرتے ہیں

...جہاں خُدا کا فضل آتا ہے، وہاں

IX.

یہ انسان کو برکت یافتہ اور برکت دینے والا بنا دیتا ہے۔

یہی بات آخری دو آیات میں بیان کی گئی ہے

"وہ زمین کے بیچ میں برکت ہوں گے، اور کہا جائے گا، مبارک ہو مصر، جو میرا لوگ ہے"

،وہ شخص جو پہلے ملعون تھا، اور جو دوسروں کے لیے لعنت تھا

وہی اب برکت یافتہ بن جاتا ہے، اور دوسروں کے لیے برکت کا وسیلہ بنتا ہے۔

میں اس پر زیادہ تفصیل سے بات نہ کروں گا، مگر میں کلیسیا کے اراکین سے یہ ضرور کہوں گا

مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے یہ دیکھ کر کہ یہاں کتنے ہی مخلص دل ہیں جو کسی نہ کسی طریقے سے

بھلائی کے کام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کچھ ایک راہ میں، اور کچھ دوسری راہ میں۔

،اگر میری حوصلہ افزائی تمہارے لیے کچھ معنی رکھتی ہو، تو میں تمہیں بڑے دل سے سراپتا ہوں۔ لیکن اے محبوبو

،اگر میں تمہارے کام سے واقف نہ بھی ہوں، اور اگر کوئی انسان بھی تمہارے نیک کاموں کو نہ جانے، تو بھی

اگے بڑھو! اگے بڑھو

یہ خدا ہی کا کام ہے کہ وہ گناہگاروں کو نجات بخشے، اور تم اُس کے ساتھ اس کام میں شریک ہو۔

آہ! یہ شہر تمہیں چاہتا ہے، یہ دس ہزار مخلص اور سرگرم لوگوں کو چاہتا ہے۔

،سرائے خانے تمہیں بلاتے ہیں، تنگ گلیاں اور کوچے تمہیں پکارتے ہیں

غریب تمہیں چاہتے ہیں، اور دولت مند بھی تمہارے محتاج ہیں۔

،اگر تمہارے پاس وہ علاج ہے، جو حکمت نے گناہ کی بیماری کے لیے تیار کیا ہے

تو سنو، لاکھوں لوگ اُس کے محتاج ہیں! وہ خوشخبری سننے کے لیے

!خود نہیں آئیں گے، لہذا، اُسے اُن کے گھروں تک لے جاؤ

،اُسے اُن کے دروازوں تک پہنچاؤ! اگر وہ نجات دہندہ کو رد کریں

تو کم از کم اس بنا پر نہ ہو کہ تم نے اُن تک خوشخبری نہ پہنچائی۔

اُن کے پیچھے جاؤ، اُن کے سامنے راہ رکھو، ہر موقع پر، ہر پانی کے کنارے پر

بیچ دو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کہاں خدا تمہارے کام کو برکت دے گا۔

لیکن کبھی بھی کسی محلے کی بدحالی یا لوگوں کے کردار کی پستی دیکھ کر مایوس نہ ہو۔

،اگر مصر نجات پا سکتا ہے، تو اس "مصر" کے لیے بھی ایمان رکھو! اگر اسور نجات پا سکتا ہے

تو اُن کے لیے بھی بھروسا رکھو، جو بسا اوقات بت پرستوں سے بھی بدتر معلوم ہوتے ہیں۔

،اور اُس دن، جب وہ جس کے ہاتھ چھیدے گئے، اپنے خادموں کو تاج عطا کرے گا

تم بھی اپنا اجر پاؤ گے۔ یہ اجر قرض کے طور پر نہیں، بلکہ فضل کے طور پر دیا جائے گا۔

اور وہ تم میں سے سب سے گمنام اور سب سے حقیر شخص کو بھی عطا کیا جائے گا
 اگر اُس نے خُداوند کے لیے کسی ننھے بچے کو تعلیم دی ہو، یا کسی گناہ میں گرے ہوئے بالغ کو
 بحال کرنے کی کوشش کی ہو۔

!حوصلہ رکھو! ** تمہاری محنت، تمہارا محبت بھرا مشقت، خُداوند میں بے فائدہ نہیں ہے **

اور ایک دن، یہ سب فضل کے جلال کے لیے عجائبات دکھائے گا! اور اب، تم جو نجات یافتہ نہیں ہو
 ،میں نے تمہارے لیے بڑی حوصلہ افزائی کی باتیں کہی ہیں۔ ان میں سے کون ان باتوں کو تھام لے گا
 ،لیکن اگر یہاں کوئی ایسا شخص ہو جو خود کو بالکل بے اُمید سمجھے، تو سن لے

!یہ بات میں اُسی کے لیے کہہ رہا تھا

اور اگر یہاں کوئی ایسا ہے جو یہ کہے

***!یہ میری بات نہیں ہو سکتی، تمہیں میرا حال معلوم نہیں**

تو سنو، میں یہ فرض کر لیتا ہوں کہ تمہارا حال دنیا میں سب سے بدترین ہے

لیکن میں تم ہی سے مخاطب ہوں

***!وہ اُنہیں بھی نجات دینے پر قادر ہے جو اُس کے وسیلہ سے خُدا کے پاس آتے ہیں**

***!ہر طرح کا گناہ اور کفر آدمیوں کو معاف کیا جائے گا**

اپس، **خُداوند کو تلاش کرو! ** اپنے گناہوں کا اُس کے حضور اعتراف کرو

:اپنے آنسو بہاؤ، اور اپنے سر کو باپ کے سینے پر رکھ کر کہو

***!مجھے معاف کر! مجھے اپنے بیٹے کی خاطر معاف کر**

—اور یہ تم پر فی الفور کیا جائے گا۔ خُدا کرے کہ یہ ابھی اور یہیں ہو جائے

!اُسی کے نام کے جلال کے لیے

!آمین

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجین

اعمال 9: 22-1

آیات 2-1

اور ساول اب بھی خُداوند کے شاگردوں کے خلاف دھمکی اور قتل کا دم بھرتا تھا، سو سردار کابن کے پاس گیا، اور اُس سے "دمشق کے عبادت خانوں کے لیے خطوط مانگے، تاکہ اگر وہ اس راہ کے کسی آدمی یا عورت کو پائے، تو انہیں باندھ کر "یروشلم لے آئے۔"

اُس کی ہر سانس دھمکی تھی۔
قتل اُس کے وجود کا جزو لازم معلوم ہوتا تھا۔
—وہ دھمکی اور قتل کا دم بھرتا تھا
—وہ ان کے بغیر جی نہیں سکتا تھا
ان کے بغیر بول نہیں سکتا تھا۔

اُس کا دل
خُدا کے لوگوں کے خلاف
،بغض و غیظ سے لبریز تھا
یہاں تک کہ
،یروشلم کی حدود اُس کے لیے کافی نہ تھیں
،اُسے اور وسیع شکار گاہ چاہیے تھی
سو اُس نے دمشق جانے کا قصد کیا۔

آیت 3

"،اور جب وہ راہ میں تھا اور دمشق کے قریب پہنچا"

،اُس کے شکار اُس کے سامنے تھے
اور بھیڑیا
اُن پر جھپٹنے کے لیے تیار تھا۔

اعمال ۹: ۳-۱۶

آیات 3-5**

اور ناگہان اُس کے گردا گرد آسمان سے ایک نور چمکا، اور وہ زمین پر گر پڑا، اور ایک آواز سنی جو اُس سے کہتی تھی، "***
'ساول، ساول، تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟' اُس نے کہا، 'اے خُداوند! تُو کون ہے؟' اور خُداوند نے فرمایا، 'میں یسوع ہوں جسے تُو
***ستاتا ہے: تُو کانٹے کے کانٹے پر لات مار کر کیوں تکلیف اُٹھاتا ہے؟

،پس جب خُدا کسی کو بچانے کا ارادہ کرتا ہے، تو اُس کی ہر لات جو وہ خوشخبری کے خلاف مارتا ہے
اُس کے اپنے ہی زخم کا باعث بنتی ہے، جیسے کوئی بیل کانٹے پر لات مار کر اپنی جان کو زخمی کرتا ہے۔

آیت 6**

"اور وہ لرزتا اور حیران ہو کر بولا، 'اے خُداوند! تُو کیا چاہتا ہے کہ میں کروں؟'

کیا ہی اچانک تبدیلی تھی! ابھی تک وہ جانتا تھا کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے۔

وہ اپنی مرضی بجا لانے، اپنے انتقام کو پورا کرنے جا رہا تھا۔

لیکن اب یہ سوال ابھر آیا

اے خُداوند! تُو کیا چاہتا ہے کہ میں کروں؟

اُس کی اپنی مرضی یکدم مغلوب ہو گئی۔ اب یہ اُس کے ہاتھ میں نہیں تھا، بلکہ خُداوند کے حکم پر منحصر تھا۔

آیات 9-6

اور خُداوند نے اُس سے فرمایا، 'اُٹھ کر شہر میں جا، وہاں تجھ سے کہا جائے گا کہ تجھے کیا کرنا ہے۔' اور جو آدمی اُس کے ساتھ سفر کر رہے تھے، وہ دم بخود کھڑے رہے، آواز تو سنتے تھے مگر کسی کو نہ دیکھتے تھے۔ اور ساؤل زمین سے اُٹھا، اور جب اُس نے آنکھیں کھولیں تو کسی کو نہ دیکھ سکا، پس وہ اُس کے ہاتھ پکڑ کر دمشق لے گئے۔ اور وہ تین دن تک بینائی سے محروم رہا، اور نہ کچھ کھایا اور نہ پیا۔

اور اُس کے دل میں کیا ہی سخت کشمکش برپا تھی، شاید وہ خود بھی بعد میں اُسے پوری طرح

بیان نہ کر سکا ہو۔ بھائیو، کچھ تم میں سے جان سکتے ہو، کیونکہ شاید تم نے یہی حالت محسوس کی ہو۔

کچھ رُوحیں شدید دردوں میں خُدا کے لیے پیدا ہوتی ہیں، اور ساؤل اُن میں سے ایک تھا۔

!اور کیا ہی طاقتور ایماندار وہ بنتے ہیں جنہیں سلامتی پانے میں سخت جدوجہد کرنی پڑتی ہے

اور وہ تین دن تک بینائی سے محروم رہا، اور نہ کچھ کھایا اور نہ پیا۔

آیت 10

اور دمشق میں ایک شاگرد تھا جس کا نام حننیاہ تھا؛

یہ وہی شخص تھا جسے ساؤل ظلم کا نشانہ بنانا چاہتا تھا۔

اور خُداوند نے اُسے رویامیں پکار کر کہا، 'حننیاہ! اُس نے عرض کی، 'اے خُداوند! دیکھ، میں حاضر ہوں۔'

!کیا ہی مبارک ہے ہر وقت خُداوند کو یوں جواب دینا

،کاش، ہم کبھی ایسی جگہ نہ ہوں جہاں یہ کہنے سے شرمندگی ہو

اے خُداوند! دیکھ، میں حاضر ہوں

آیت 11

اور خُداوند نے اُس سے فرمایا، 'اُٹھ اور اُس گلی میں جا جو سیدھی کہلاتی ہے، اور یہوداہ کے گھر میں ترسیسی ساؤل کو ***ڈھونڈ***

!خُداوند اپنے لوگوں کے ٹھکانوں کو جانتا ہے۔ اے نوجوان، وہ تیرا بھی حال جانتا ہے

اگرچہ تو خوشخبری کا مخالف ہے، لیکن ہو سکتا ہے آج کی رات خُداوند تجھے اپنے جلال کا ظرف بنانے کے لیے یہاں لایا ہو!

آیت 11

"کیونکہ دیکھ، وہ دُعا کر رہا ہے"

یہی وہ پوشیدہ نشان تھا، جو ظاہر کرتا ہے کہ اُس کا دل بدل چکا تھا۔

"دیکھ، وہ دُعا کر رہا ہے"

کیا تعجب خیز منظر ہے! وہ جو قتل کا دم بھرتا تھا

اب خُدا سے دعا کر رہا ہے! وہ جو تباہ کرنے آیا تھا، اب خُداوند کے حضور گڑگڑا رہا ہے

"دیکھ، وہ دُعا کر رہا ہے"

***آیات 12-16**

اور اُس نے خواب میں ایک شخص، جس کا نام حننیاہ ہے، آتے اور اُس پر ہاتھ رکھتے دیکھا، تاکہ وہ بینائی پائے۔ تب حننیاہ*** نے جواب دیا، 'اے خُداوند! میں نے بہتوں سے سنا ہے کہ اس شخص نے یروشلم میں تیرے مقدسوں کے ساتھ کتنی برائیاں کیں ہیں! اور یہاں بھی اُسے سردار کابنوں سے اختیار حاصل ہے کہ جو تیرے نام سے پکارتے ہیں، انہیں باندھ لے۔' لیکن خُداوند نے اُس سے فرمایا، 'جا، کیونکہ وہ میرا چُنا ہوا ظرف ہے، تاکہ وہ غیر قوموں، اور بادشاہوں، اور بنی اسرائیل کے سامنے میرا نام*** لے جائے۔ کیونکہ میں اُسے دکھاؤں گا کہ اُسے میرے نام کی خاطر کتنے دُکھ سہنے ہوں گے۔

!اور کیسا مبارک انتقام معلوم ہوتا ہے، کیا یہ کوئی سزا تھی؟ نہیں، یہ تو ***"مبارک عدل تھا

وہ جس نے مقدسوں کو ستایا، اب خود اُن میں سب سے آگے دُکھ سہنے کے لیے چُنا گیا تھا۔

شاید اکثر جب وہ ناقابل بیان صبر کے ساتھ مصیبتیں سہتا تھا، تو اُسے وہی مقدس یاد آتے ہوں

!جنہیں اُس نے جوانی کے ایام میں ستایا تھا، اور کس قدر اُس نے انہیں قیمتی جانا ہوگا

،اور کس حیرانی سے اُس نے کہا ہوگا

میں جو سب مقدسوں میں سب سے چھوٹا ہوں، میرے لیے یہ کیسا بڑا فضل ہے"***

کہ میں غیر قوموں میں مسیح کی ناپید دولت کی منادی کروں

***اعمال 9: 17-22**

***آیت 17**

!پس حننیاہ چلا گیا اور اُس گھر میں داخل ہو کر اُس پر ہاتھ رکھ کر کہا، 'اے بھائی ساؤل"

،اوہ! یہ کیسے نئے الفاظ تھے

!اے بھائی ساؤل"

چند دن پہلے کوئی شخص بھی اس بڑے شاگرد گملی ایل کے لیے ایسی اپنائیت کی زبان

استعمال کرنے کی جرأت نہ کرتا، جو سردار کابنوں کے اختیار سے مسلح تھا۔

،مگر اب، کیسا شیریں اور دلنشین یہ لفظ اُس کے کانوں میں گونجا ہوگا

****اے بھائی ساول****

اوه! ہمیں کیا چیز ایک دوسرے کا بھائی بناتی ہے؟ یہ صرف خوشخبری ہے
جس کا یہ مقدس بندھن ہمیں کبھی جدا نہ ہونے دے گا۔

****آیات 17-18****

اے بھائی ساول، خُداوند یعنی یسوع، جو تجھ پر اُس راہ میں ظاہر ہوا تھا جس میں تُو آیا تھا**
اُسی نے مجھے بھیجا ہے تاکہ تُو بینائی پائے اور رُوح القدس سے معمور ہو۔
اور فوراً اُس کی آنکھوں سے جیسے چھلکے گرے، اور اُس نے بینائی پائی
**پھر وہ اُٹھا اور بیتسمہ لیا۔

اوه، اور ایک ایماندار کو کیا کرنا چاہیے بجز اِس کے کہ وہ بیتسمہ لے؟
ایہی وہ پہلا قدم ہے جو اسے اُٹھانا چاہیے جب وہ اپنے نجات دہندہ کو پا لے

****آیت 19****

****اور جب اُس نے کھانا کھایا، تو زور آور ہوا۔****
یہاں یہ تفصیل ہے معنی معلوم ہوتی ہے، ہے نا؟
مگر ایسا نہیں ہے! اگرچہ فضلِ ذہنی کمزوریوں کو شفا بخشتا ہے
لیکن بدن کے لیے اب بھی خوراک کی ضرورت ہے۔
اور کبھی کبھار، یہ ضروری ہوتا ہے کہ جب کوئی نیا ایمان دار ذہنی کرب کے لمبے دور سے گزرا ہو
تو نہ صرف اُس کے دل کو تسلی دی جائے، بلکہ اُس کے بدن کو بھی تازگی دی جائے۔

****آیات 19-20****

پھر ساول کئی دن دمشق کے شاگردوں کے ساتھ رہا، اور فوراً عبادت خانوں میں**
**مسیح کی منادی کرنے لگا کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے۔

کیا اُنہوں نے کبھی اِس سے پہلے ایسا واعظ سنا تھا؟ کفار کس طرح غصے سے اپنے دانت پیستے ہوں گے
اور وہ مقدس، جو پہلے سہما ہوا تھا، کیسی حیرت میں چھپ کر یہ سننے آیا ہوگا کہ یہی آدمی
اب مسیح کا وکیل بن چکا ہے! وہ آدمی جس کا ذہن ایسی حیرت انگیز تبدیلی سے گزرا تھا
کہ وہ خود بھی ابھی تک مکمل طور پر بیان نہ کر سکتا تھا کہ اُس نے کیا دیکھا تھا۔
—اوه، کیا ہی خوشنصیب ہوں گے وہ لوگ جنہوں نے اُس کا پہلا وعظ سنا ہوگا
!مسیح خُدا کا بیٹا ہے

****آیات 21-22****

مگر جتنے اُسے سنتے تھے، حیران ہو کر کہنے لگے، 'کیا یہ وہی نہیں جو یروشلم میں اُن کو تباہ کرتا تھا' **

جو اِس نام سے پکارتے تھے، اور یہاں اِسی ارادہ سے آیا تھا

'کہ اُنہیں جکڑ کر سردار کابنوں کے پاس لے جائے؟'

مگر ساوُل اور بھی زور آور ہوتا گیا، اور دمشق کے یہودیوں کو

**حیران کر دیتا تھا، یہ ثابت کرتے ہوئے کہ یہی مسیح ہے۔

اور یہی وہ بڑی حقیقت ہے جسے یہودیوں پر ثابت کرنا ہے

****!یہی مسیح ہے****

اوہ! کب وہ دن آئے گا جب بے آسرا اسرائیل جان لے گا کہ یہی حقیقی مسیح ہے؟

!اے خُدا، اُس کی بحالی جلد عطا کر **

****!آمین**